

ایلیجا - نمبر تین

یہ معلوم ہو

Jeff Pippenger

2023-09-29

اور ایسا ہوا کہ جب شام کی قربانی پیش کرنے کا وقت ہوا، تو ایلیاہ نبی نزدیک آیا اور کہا، اے خداوند، ابراہیم، اسحاق اور اسرائیل کے خدا، آج یہ معلوم ہو جائے کہ تو اسرائیل میں خدا ہے، اور یہ کہ میں تیرا خادم ہوں، اور یہ کہ میں نے یہ سب کچھ تیرے حکم سے کیا ہے۔ 1 سلطین 18:36.

ہم ایلیاہ کی خصوصیات کو علامت کے طور پر پہچانتے آ رہے ہیں۔ ان خصوصیات میں سے ایک یہ ہے کہ ایلیاہ، یوحنا بپتسمہ دینے والے اور ولیم ملر کی خدمت اور پیغام عدالت کے وسیلے تھے۔ ان کے پیغام کو خداوند نے ان کی اپنی تاریخوں کو پرکھنے کے لیے استعمال کیا۔ یسوع نے کہا کہ اگر وہ نہ آیا ہوتا تو ان موشگافی کرنے والے یہودیوں پر گناہ نہ ٹھہرتا۔

اگر میں نہ آیا ہوتا اور اُن سے کلام نہ کیا ہوتا تو اُن کا گناہ نہ ہوتا، لیکن اب اُن کے پاس اپنے گناہ کے لیے کوئی عذر نہیں۔ یوحنا 15:22

حزقی ایل اپنی تاریخ کے حجت کرنے والے یہودیوں کے لیے اسی اصول کی نشاندہی کرتا ہے۔

کیونکہ وہ ڈھیٹ اولاد اور سخت دل ہیں۔ میں تجھ ان کے پاس بھیجتا ہوں؛ اور تو اُن سے کہے گا، خداوند خدا یوں فرماتا ہے۔ اور وہ، خواہ سنیوں یا نہ سنیوں (کیونکہ وہ ایک سرکش گھرانہ ہیں)، تو بھی جان لیں گے کہ ان کے درمیان ایک نبی ہوا ہے۔ حزقی ایل 2:4، 5.

الیاس کی رمزیت میں ان کا کردار الہی فیصلے کے آلہ کار کے طور پر شامل ہے۔

جو لوگ تیسرے فرشتے کے پیغام کی منادی میں مصروف ہیں، وہ اسی طریق کار پر صحائف مقدسہ کی تفتیش کر رہے ہیں جیسے فادر ملر نے اختیار کیا تھا۔ اس چھوٹی سی کتاب میں جس کا عنوان 'Chronology of the Prophecies and Prophetic Chronology' ہے، فادر ملر مطالعہ بائبل اور اس کی تفسیر کے لیے درج ذیل سادہ مگر معقول اور اہم اصول بیان کرتے ہیں:

1. ہر لفظ کا بائبل میں پیش کیے گئے موضوع سے مناسب ربط ہونا چاہیے؛ 2. سارا کلام مقدس ضروری ہے، اور محنت اور مطالعہ سے سمجھا جا سکتا ہے؛ 3. کلام مقدس میں جو کچھ منکشف کیا گیا ہے وہ ایمان کے ساتھ بلا تزلزل مانگنے والوں سے نہ تو چھپا رہ سکتا ہے، نہ ہی چھپا رہے گا؛ 4. تعلیم کو سمجھنے کے لیے، جس موضوع کو آپ جاننا چاہتے ہیں، اس پر کلام کے تمام مقامات کو اکٹھا کریں، پھر ہر لفظ کو اس کا مناسب اثر رکھنے دیں؛ اور اگر آپ تضاد کے بغیر اپنا نظریہ قائم کر سکتے ہیں تو آپ غلطی پر نہیں ہو سکتے؛ 5. کلام مقدس کو اپنا شارح خود ہونا چاہیے، کیونکہ وہ خود اپنے لیے معیار ہے۔ اگر میں تشریح کے لیے کسی استاد پر انحصار کروں، اور وہ اس کے معنی کا محض اندازہ لگائے، یا اپنے فرقہ وارانہ عقیدے کی بنا پر اسے ویسا چاہے، یا دانا سمجھ جانے کے لیے، تو پھر اس کا اندازہ، اس کی خواہش، اس کا عقیدہ یا اس کی دانش ہی میرا معیار بن جائیں گے، نہ کہ بائبل۔

مندرجہ بالا ان قواعد کا ایک جز ہے؛ اور بائبل کے مطالعہ میں ہم سب کے لیے بہتر ہوگا کہ بیان کردہ اصولوں کو ملحوظ رکھیں۔

حقیقی ایمان مقدس صحیفوں پر قائم ہے؛ لیکن شیطان ان صحیفوں کو توڑ مروڑنے اور گمراہی داخل کرنے کے لیے اتنے حربے استعمال کرتا ہے کہ یہ جاننے کے لیے کہ وہ دراصل کیا تعلیم دیتے ہیں، بڑی

احتیاط درکار ہے۔ اس زمانے کے بڑے فریبوں میں سے ایک یہ ہے کہ احساسات پر حد سے زیادہ تکیہ کیا جائے، اور اس بنا پر کہ خدا کے کلام کے صاف صریح ارشادات احساسات سے ہم آہنگ نہیں ہوتے، دیانت داری کا دعویٰ کرتے ہوئے انہیں نظر انداز کر دیا جائے۔ بہت سے لوگوں کے ایمان کی کوئی بنیاد نہیں سوائے جذبات کے۔ ان کا دین جوش و خروش ہی پر مشتمل ہے؛ جب وہ ختم ہو جاتا ہے، ان کا ایمان بھی رخصت ہو جاتا ہے۔ احساسات بھوسا ہو سکتے ہیں، مگر خدا کا کلام گندم ہے۔ اور نبی کہتا ہے، 'بھوسے کی گندم سے کیا نسبت؟'

"کسی کو بھی اس لیے مجرم نہیں ٹھہرایا جائے گا کہ اُس نے اُس روشنی اور علم کی پروا نہ کی جو اسے کبھی ملا ہی نہیں تھا، اور جسے وہ حاصل بھی نہیں کر سکتا تھا۔ لیکن بہت سے لوگ اُس سچائی کی اطاعت سے انکار کرتے ہیں جو مسیح کے سفیروں کے وسیلے ان کے سامنے پیش کی جاتی ہے، کیونکہ وہ خود کو دنیا کے معیار کے مطابق ڈھالنا چاہتے ہیں؛ اور وہ سچائی جو ان کی سمجھ تک پہنچ چکی ہے، وہ روشنی جو ان کی جان میں چمکی ہے، انہیں عدالت میں مجرم ٹھہرائے گی۔ ان آخری دنوں میں ہمارے پاس وہ جمع شدہ روشنی ہے جو تمام زمانوں سے چمکتی چلی آ رہی ہے، اور اسی کے مطابق ہم جواب دہ ٹھہرائے جائیں گے۔ قداست کی راہ دنیا کی سطح کے برابر نہیں ہے؛ یہ ایک بلند کی ہوئی راہ ہے۔ اگر ہم اس راہ پر چلیں، اگر ہم خداوند کے احکام کی راہ پر دوڑیں، تو ہم پائیں گے کہ 'راستباز کا راستہ چمکتی روشنی کی مانند ہے، جو کامل دن تک زیادہ سے زیادہ چمکتا جاتا ہے'۔" ریویو اینڈ پیرلڈ، 25 نومبر، 1884۔

ہمیں اس بات پر "مجرم نہیں ٹھہرایا جاتا کہ ہم اس روشنی اور علم کی پروا نہیں کرتے" جو ہمارے پاس "کبھی تھا ہی نہیں، اور" جسے ہم "حاصل نہیں کر سکتے تھے۔" اس بیان کا اہم پہلو عبارت "حاصل نہیں کر سکتے تھے" ہے۔ الیاس، یوحنا اور ملر اپنی اپنی نسلوں کے لیے ایسی روشنی کی نمائندگی کرتے ہیں جسے حاصل کیا جا سکتا تھا۔ ان کے پیغام کی موجودگی نے اس امر کی اوٹ ہٹا دی جسے ریاستہائے متحدہ میں قانونی طور پر "deniability" کہا جاتا ہے۔ الیاس کا پیغام جس بھی نسل میں ظاہر ہو، وہاں ہر قسم کی "deniability" کو ختم کر دیتا ہے، اس طرح پوری نسل کو اس روشنی کے لیے جواب دہ ٹھہراتا ہے جو پھر پیش کی جاتی ہے۔

میرے بھائی نے ایک بار کہا کہ وہ ہمارے عقائد کے بارے میں کسی بات کو نہیں سنے گا، اس خوف سے کہ کہیں قائل نہ ہو جائے۔ وہ نہ تو اجتماعات میں آتا تھا، نہ موعظے سنتا تھا؛ لیکن بعد میں اس نے اقرار کیا کہ اسے سمجھ آ گئی کہ وہ اتنا ہی مجرم تھا جیسے کہ اس نے انہیں سن لیا ہوتا۔ خدا نے اسے سچائی جاننے کا موقع دیا تھا، اور وہ اسے اس موقع کے لیے جواب دہ ٹھہرائے گا۔ ہم میں بہت سے ایسے ہیں جو ان عقائد کے خلاف تعصب رکھتے ہیں جن پر اس وقت بحث ہو رہی ہے۔ وہ سننے نہیں آتے، نہ ٹھنڈے دل سے تحقیق کرتے ہیں، بلکہ چھپ کر اپنے اعتراضات پیش کرتے ہیں۔ وہ اپنے موقف سے بالکل مطمئن ہیں۔ "تو کہتا ہے، میں دولت مند ہوں، اور مال میں بڑھ گیا ہوں، اور مجھے کسی چیز کی حاجت نہیں؛ اور تو نہیں جانتا کہ تو بدبخت، قابل رحم، غریب، اندھا اور ننگا ہے؛ میں تجھے صلاح دیتا ہوں کہ مجھ سے آگ میں تپایا ہوا سونا خرید لے تاکہ تو دولت مند ہو جائے؛ اور سفید پوشاک، تاکہ تو پہن لے اور تیری ننگیائی کی شرمندگی ظاہر نہ ہو؛ اور اپنی آنکھوں میں سرمہ لگا، تاکہ تو دیکھ سکے۔ جن سے میں محبت رکھتا ہوں انہیں ملامت اور تادیب کرتا ہوں؛ پس غیرت کر اور توبہ کر" (مکاشفہ 3:17-19)۔

یہ کلام ان لوگوں پر صادق آتا ہے جو پیغام کی آواز کی پہنچ میں ریتے ہیں، مگر اسے سننے نہیں آتے۔ تمہیں کیا خبر کہ خداوند اپنی سچائی کی نئی نشانیاں نہیں دے رہا، اسے ایک نئے پیرائے میں پیش کر رہا ہے، تاکہ خداوند کی راہ تیار ہو؟ تم نے کون سے منصوبے باندھے ہیں کہ خدا کے لوگوں کی صفوں میں نئی روشنی سرایت کرے؟ تمہارے پاس کیا ثبوت ہے کہ خدا نے اپنے بچوں کو روشنی نہیں بھیجی؟ ہر طرح کا نفس پر بھروسا، انا پرستی، اور رائے کا غرور ترک کرنا چاہیے۔ ہمیں یسوع کے قدموں میں آنا چاہیے، اور اُس سے سیکھنا چاہیے جو دل کا حلیم اور فروتن ہے۔ یسوع نے اپنے

شاگردوں کو ویسے نہیں سکھایا جیسے ربی اپنے شاگردوں کو سکھاتے تھے۔ بہت سے یہودی آتے اور سنتے تھے جب مسیح نجات کے بھید کھولتا تھا، لیکن وہ سیکھنے کے لیے نہیں آتے تھے؛ وہ تنقید کرنے آتے تھے، تاکہ کسی تضاد میں آسے پکڑ لیں، تاکہ ان کے پاس کچھ ہو جس سے وہ لوگوں کے دلوں میں بدگمانی پیدا کریں۔ وہ اپنے علم پر قانع تھے، مگر خدا کے فرزندوں کو سچے چرواہے کی آواز پہچاننی چاہیے۔ کیا یہ وہ وقت نہیں جب خدا کے حضور روزہ رکھنا اور دعا کرنا نہایت مناسب ہو؟ ہم اختلاف کے خطرے میں ہیں، ایک متنازعہ نکتے پر جانب داری اختیار کرنے کے خطرے میں؛ اور کیا ہمیں یہ جاننے کے لیے کہ حق کیا ہے، خلوص دل سے، روح کی فروتنی کے ساتھ خدا کو طلب نہیں کرنا چاہیے؟ منتخب پیغامات، کتاب 1، 413۔

جو الیاس کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں وہ تطہیر کے ایک عمل میں فیصلے کے آلہ کار ہیں، جو عہد کے قاصد کے لیے بیکل کو پاک کرنے کی راہ تیار کرتا ہے۔ بیکل کی تطہیر کا کام سرانجام دینے میں موجودہ سچائی کی روشنی ظاہر ہو جاتی ہے۔ اگر یہ ظاہر نہ ہوتی، تو جنہیں مسیح پاک کرنا چاہتا تھا اور اب بھی چاہتا ہے، وہ اپنی لاوڈیکیائی خودفریبی کی چادر برقرار رکھتے۔ الیاس ایک ایسی خدمت کی علامت ہے جو سچائی کو فیصلے کے آلے کے طور پر پیش کرتی ہے۔ اسی لیے ہمیں بتایا گیا ہے کہ جنہوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کو رد کیا وہ یسوع کی تعلیم سے فائدہ نہ اٹھا سکے۔

میری توجہ مسیح کی پہلی آمد کے اعلان کی طرف دوبارہ مبذول کرائی گئی۔ یوحنا کو ایلیاہ کی روح اور قدرت میں یسوع کے لیے راہ ہموار کرنے کے لیے بھیجا گیا۔ جنہوں نے یوحنا کی گواہی کو رد کیا، انہیں یسوع کی تعلیمات سے کچھ فائدہ نہ ہوا۔ ارلی رائٹنگز، 258۔

ان نبوتی تاریخوں میں جو خدا کے لوگوں کی تطہیر کی مثال بنتی ہیں، ایک موجودہ سچائی کا پیغام منکشف ہوتا ہے جو اس نسل کو تاریکی یا روشنی میں سے کسی ایک کے انتخاب پر جواب دہ ٹھہراتا ہے۔

لیکن تو، اے دانی ایل، ان باتوں کو بند کر اور کتاب پر مہر لگا دے، آخر زمانہ تک؛ بہت سے لوگ ادھر ادھر دوڑیں گے، اور علم میں اضافہ ہوگا۔۔۔ اور اس نے کہا، اے دانی ایل، اپنی راہ لے، کیونکہ یہ باتیں آخر زمانہ تک بند اور مہر کی ہوئی ہیں۔ بہت سے لوگ پاک کیے جائیں گے، سفید کیے جائیں گے، اور آزمائے جائیں گے؛ لیکن بدکار بدکاری ہی کریں گے، اور بدکاروں میں سے کوئی سمجھ نہ پائے گا، مگر دانا سمجھیں گے۔ دانی ایل 12:4، 9، 10۔

جو لوگ اپنے اپنے زمانے کے لیے ایلیاہ کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں، مسیح انہیں اپنے سفیر قرار دیتا ہے تاکہ انہیں قضا کے آلہ کار کے طور پر استعمال کرے۔ یہی بات ایلیاہ نے اُس وقت ظاہر کی جب اُس نے کہا، "آج یہ معلوم ہو جائے کہ تو اسرائیل میں خدا ہے، اور یہ کہ میں تیرا خادم ہوں، اور یہ کہ میں نے یہ سب کچھ تیرے فرمان سے کیا ہے۔"

یہ حقیقت یسوع نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بارے میں بھی بیان کی ہے۔

اور جب وہ روانہ ہوئے تو یسوع نے یوحنا کے بارے میں لوگوں سے کہنا شروع کیا، تم بیابان میں کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا ہوا سے ہلتا ہوا ایک سرکنڈا؟ مگر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا نرم لباس پہنے ہوئے آدمی؟ دیکھو، جو نرم لباس پہنتے ہیں وہ بادشاہوں کے محلوں میں ہوتے ہیں۔ پھر تم کیا دیکھنے گئے تھے؟ کیا نبی؟ ہاں، میں تم سے کہتا ہوں، بلکہ نبی سے بھی بڑھ کر۔ کیونکہ یہی وہ ہے جس کے بارے میں لکھا ہے، دیکھ، میں اپنے قاصد کو تیرے آگے بھیجتا ہوں، جو تیرے آگے تیری راہ تیار کرے گا۔ متی 11:7-10۔

یوحنا ایک نبی سے بڑھ کر تھا؛ وہ عدالتِ الہی کا ایک ذریعہ تھا، اور اس کی خدمت اس کے اپنے زمانے سے منسوب تھی، کیونکہ لوگ اسے دیکھنے کے لیے بیابان میں نکل گئے تھے، بالکل اسی طرح جیسے تمام اسرائیل اخاب کے حکم پر کرم لائے تھے۔ ولیم ملرنے علم میں اُس اضافے کو سمجھا جس کی مہر 1798 میں کھول دی گئی تھی۔ اس نے ان لوگوں کی نمائندگی کی جو جیسے جیسے علم بڑھتا گیا، خدا کے کلام

میں ادھر ادھر دوڑتے تھے۔ اس کا پیغام نبوتی اوقات پر مبنی تھا، اور 1840 میں اس کا پیغام اور خدمت اس طرح اس کے زمانے میں نمایاں ہو گئے کہ پوری پروٹسٹنٹ دنیا یہ دیکھتی رہی کہ اس کا طریقہ کار کارگر ہوتا ہے یا نہیں۔ جب اس کی تصدیق ہو گئی تو اس کا پیغام دنیا بھر میں پہنچا دیا گیا۔

"سن 1840 میں پیش گوئی کے ایک اور غیر معمولی پورا ہونے نے وسیع پیمانے پر دلچسپی کو جنم دیا۔ اس سے دو سال قبل، جوسیاہ لیچ، جو دوسری آمد کی منادی کرنے والے صفِ اول کے سرکردہ مبلغین میں سے تھے، نے مکاشفہ 9 کی ایک توضیح شائع کی، جس میں سلطنتِ عثمانیہ کے زوال کی پیش گوئی کی گئی تھی۔ اُس کے حساب کے مطابق، یہ قوت ... 11 اگست 1840 کو سرنگوں ہو جانی تھی، جب قسطنطنیہ میں عثمانی اقتدار کے ٹوٹ جانے کی توقع کی جا سکتی تھی۔ اور میرا یقین ہے کہ یہی بات ثابت ہوگی۔"

بالکل مقررہ وقت پر ترکی نے اپنے سفراء کے ذریعے یورپ کی اتحادی طاقتوں کی سرپرستی قبول کی، اور یوں خود کو مسیحی اقوام کے زیر اختیار کر دیا۔ یہ واقعہ پیشگوئی کے عین مطابق پورا ہوا۔ جب یہ بات معلوم ہوئی تو بڑی تعداد اس بات کی درستگی پر قائل ہو گئی کہ ملر اور اس کے رفقاء نے تعبیرِ نبوت کے جو اصول اختیار کیے تھے وہ صحیح ہیں، اور ظہور کی تحریک کو غیر معمولی زور ملا۔ علم و مرتبہ کے حامل لوگ ملر کے ساتھ شامل ہو گئے، اس کے نظریات کی تبلیغ اور اشاعت دونوں میں؛ اور 1840 سے 1844 تک یہ کام تیزی سے پھیل گیا۔ عظیم کشمکش، 334، 335۔

'1840 سے 1844 تک' کا زمانہ کتابِ مکاشفہ باب دس کی 'سات گرج' کی تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے۔ اُس تاریخ میں ایک تطہیر کا عمل شروع ہوا جس کی نمائندگی ملاکی باب تین اور مسیح کی ہیکل کی دو تطہیرات میں کی گئی تھی۔ یہ تطہیر کا عمل ایک تدریجی آزمائشی عمل تھا، جو ملر کی 'ایک دن کے بدلے ایک سال' کے اصول کی تفہیم پر مبنی تھا۔ جو لوگ اپلیاہ کے پیغام کی نمائندگی کرتے ہیں وہ پیامبرِ عہد کے لیے اپنی ہیکل میں اچانک آنے کی راہ ہموار کرتے ہیں، اور وہ عدالت کے اس آلے کی علامت ہیں جسے پیامبرِ عہد اُن لوگوں کو، جو روشنی کے بجائے تاریکی کو اختیار کرتے ہیں، باہر نکالنے کے لیے استعمال کرتا ہے۔

میں تو تم کو توبہ کے لیے پانی سے بپتسمہ دیتا ہوں؛ لیکن جو میرے بعد آتا ہے وہ مجھ سے زور آور ہے، میں اس کے جوتے اٹھانے کے بھی لائق نہیں۔ وہ تم کو روح القدس اور آگ سے بپتسمہ دے گا۔ اس کے ہاتھ میں چھاج ہے، اور وہ اپنے کھلیان کو اچھی طرح صاف کرے گا، اور اپنی گندم کو گودام میں جمع کرے گا؛ لیکن بھوسے کو نہ بچھنے والی آگ سے جلا دے گا۔ متی ۱۱:۳، ۱۲۔

مسیح کے دنوں میں، جیسا کہ یوحنا 6:66 میں بیان ہے، انہوں نے کسی بھی اور وقت کی نسبت زیادہ شاگرد کھوئے۔ کتاب The Desire of Ages میں، جہاں یوحنا کے اس حصے پر گفتگو کی گئی ہے، نبوت کے اطلاق کا طریقہ کار ہی وہ وجہ تھا جس کی بنا پر شاگرد چلے گئے۔ وہ یہ سمجھ نہ سکے کہ حرفی حقیقت روحانی کی نمائندگی کرتی ہے، اور رسول پولس کے مطابق حرفی حقیقت روحانی سے پہلے آتی ہے۔

چنانچہ لکھا ہے، پہلا آدمی آدم زندہ جان بنایا گیا؛ اور آخری آدم روح حیات بخش بنایا گیا۔ لیکن پہلا وہ نہ تھا جو روحانی ہے بلکہ وہ جو نفسانی ہے؛ اور اس کے بعد وہ جو روحانی ہے۔ 1 کرتھیوں 15:46، 46۔

چونکہ وہ چاہتے ہی نہ تھے، اس لیے سمجھ بھی نہ سکے؛ چنانچہ یہودیوں نے اُس وقت مسیح کو سمجھنے سے انکار کیا جب انہوں نے یہ ظاہر کیا کہ وہ آسمانی روٹی ہیں جسے کھانا ضروری ہے۔ رسومات اور روایات اس طریقہ کار پر غالب آگئیں جو خود مسیح نے اختیار کیا تھا۔ اس تاریخ کے بارے میں سسٹر

وائٹ نے لکھا:

ان کے عدم ایمان کی علانیہ سرزنش سے یہ شاگرد یسوع سے اور زیادہ بیگانہ ہو گئے۔ وہ سخت ناخوش تھے، اور منجی کو دکھ پہنچانے اور فریسیوں کے عناد کی تسکین کی نیت سے انہوں نے اس سے منہ موڑ لیا اور اسے حقارت سے چھوڑ کر چلے گئے۔ انہوں نے اپنا انتخاب کر لیا تھا، روح کے بغیر صرف ظاہر اختیار کیا، مغز کے بغیر صرف چھلکا۔ ان کا یہ فیصلہ پھر کبھی واپس نہ لیا گیا، کیونکہ وہ پھر کبھی یسوع کے ساتھ نہ چلے۔

"جس کے ہاتھ میں چھاج ہے، اور وہ اپنا کھلیان پوری طرح صاف کرے گا، اور اپنی گندم کو کوٹھے میں جمع کرے گا۔" متی 3:12۔ یہ چھٹائی کے زمانوں میں سے ایک وقت تھا۔ کلام حق کے ذریعے بھوسا گندم سے جدا کیا جا رہا تھا۔ چونکہ وہ ملامت قبول کرنے کے لیے حد سے زیادہ مغرور اور خود راست ٹھہرانے والے تھے، اور فروتنی کی زندگی قبول کرنے کے لیے دنیا سے حد سے زیادہ محبت رکھتے تھے، اس لیے بہت سے لوگ یسوع سے پھر گئے۔ بہت سے آج بھی یہی کر رہے ہیں۔ آج بھی جانیں اسی طرح آزمائی جاتی ہیں جس طرح کفرنحوم کے عبادت خانے میں شاگرد آزمائے گئے تھے۔ جب حق دل پر اتارا جاتا ہے تو وہ دیکھتے ہیں کہ ان کی زندگیاں خدا کی مرضی کے مطابق نہیں ہیں۔ وہ اپنے اندر مکمل تبدیلی کی ضرورت کو سمجھتے ہیں؛ لیکن وہ نفس کشی کے اس کام کو اختیار کرنے پر آمادہ نہیں ہوتے۔ لہذا جب ان کے گناہ ظاہر ہوتے ہیں تو وہ غضبناک ہو جاتے ہیں۔ وہ رنجیدہ ہو کر چلے جاتے ہیں، جیسے شاگرد یسوع کو چھوڑ گئے تھے، بڑبڑاتے ہوئے، "یہ بات سخت ہے؛ اسے کون سن سکتا ہے؟" دی ڈیزائر آف ایجز، 392۔

یہ ملاکی کا قاصد عہد ہی ہے جو لاوی کے بیٹوں کو آگ سے پاک کرتا ہے۔ وہ اپنے کھلیان کو پوری طرح صاف کرتا ہے، گندم کو بھوسے سے جدا کرتا ہے۔ وہ یہ کام چھاج سے کرتا ہے۔ جداکاری چھاج ہی کے ذریعے انجام پاتی ہے، اور یہی چھاج ہر اس مخصوص دور کے لیے موجودہ سچائی کا پیغام ہے جہاں وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرتا ہے۔ چھاج سے مراد ایلپاہ کا پیغام اور قاصدین ہیں، جو عدالت کے آلہ کار کی نمائندگی کرتے ہیں۔

دیکھو، میں اپنا قاصد بھیجوں گا، اور وہ میرے آگے راہ تیار کرے گا؛ اور وہ خداوند جس کے تم طالب ہو، یکایک اپنے بیکل میں آئے گا، یعنی عہد کا قاصد جس میں تم مسرور ہوتے ہو؛ دیکھو، وہ آئے گا، خداوند افواج فرماتا ہے۔ لیکن اس کے آنے کے دن کو کون سہہ سکے گا؟ اور جب وہ نمودار ہو گا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ کندن کرنے والے کی آگ کی مانند اور دھوبی کے صابن کی مانند ہے۔ اور وہ چاندی کو کندن کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا؛ اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی طرح صاف کرے گا، تاکہ وہ خداوند کے حضور راستبازی میں نذرانہ پیش کریں۔ تب یہوداہ اور یروشلم کا نذرانہ خداوند کو پسند آئے گا، جیسے قدیم ایام میں اور گزشتہ برسوں میں ہوتا تھا۔ ملاکی 1:3-4۔

یوحنا بپتسمہ دینے والے کے بعد آنے والا وہی ہے جو اپنے کھلیان کو چھاج سے صاف کرتا ہے، اور وہ کندن کرنے والے کی آگ کی مانند ہے۔ تطہیر کا یہ عمل عہد کے پیامبر کے وسیلے سے انجام پاتا ہے، اور اس طرح وہ ایسی تاریخ کی نشان دہی کرتا ہے جس میں خداوند ایک نئی برگزیدہ عہدی قوم کے ساتھ عہد باندھ رہا ہے۔ جب قدیم اسرائیل مصر کی غلامی سے رہائی پایا، تو اس مقدس تاریخ کا ایک موضوع 'پہلوٹھے' کا معاملہ تھا، چاہے وہ مصر کے پہلوٹھوں کی موت ہو یا خدا کا اسرائیل کو اپنے پہلوٹھے کے طور پر پہچاننا۔

اور تو فرعون سے کہنا، خداوند یوں فرماتا ہے: اسرائیل میرا بیٹا ہے، بلکہ میرا پہلوٹھا ہے۔ اور میں تجھ سے کہتا ہوں کہ میرے بیٹے کو جانے دے تاکہ وہ میری خدمت کرے، اور اگر تو اسے جانے نہ دے تو دیکھ، میں تیرا بیٹا، بلکہ تیرا پہلوٹھا، قتل کر دوں گا۔ خروج 4:22، 23۔

جب خدا نے مصر سے نجات کے موقع پر اسرائیل کے ساتھ عہد باندھا تو الٰہی منصوبہ یہ تھا کہ ہر قبیلے کا ہر پہلوٹھا بیٹا کہانت کی خدمت کے لیے وقف ہو۔ مگر سونے کے بچھڑے کی بغاوت کے وقت صرف لاوی کا قبیلہ موسیٰ کے ساتھ کھڑا ہوا۔ ان کی وفاداری کے باعث خدا نے اپنا یہ منصوبہ منسوخ کر دیا کہ ہر قبیلے کا پہلوٹھا کہانت کے لیے وقف ہو، اور اس نے دوسرے قبائل کو چھوڑ کر لاوی کے قبیلے کو کہانت کا خصوصی حق عطا کیا۔ جب عہد کا قاصد بنی لاوی کو پاک کرتا ہے تو یہ اس تاریخ کی نمائندگی کرتا ہے جس میں ایک سابق عہدی قوم کو ایک نئی عہدی قوم کے لیے الگ کیا جا رہا ہوتا ہے۔ ایسا ہی معاملہ یوحنا بپتسمہ دینے والے کے ساتھ، ملر کے پیروکاروں کے ساتھ تھا، اور ایک لاکھ چوالیس ہزار کے ساتھ بھی ہوگا۔ 1840 سے 1844 تک پاکیزگی کا ایک عمل اس آزمائشی مسئلے کے ذریعے شروع ہوا جو اُس نبوی پیغام کی صورت میں تھا جو ولیم ملر کو دیا گیا تھا۔ اس کے نتیجے میں 22 اکتوبر 1844 کو خداوند اچانک اپنے پیکل میں آ حاضر ہوا، لیکن یہ پاکیزگی کا عمل 1863 تک ختم نہ ہوا۔

دانی ایل 8:14 کی پیشگوئی، 'دو ہزار تین سو دن تک؛ تب مقدس جگہ پاک کی جائے گی،' اور پہلے فرشتے کا پیغام، 'خدا سے ڈرو، اور اس کی تمجید کرو؛ کیونکہ اس کی عدالت کی گھڑی آ پہنچی ہے،' دونوں نے مسیح کی قدس الاقداس میں خدمت اور تفتیشی عدالت کی طرف اشارہ کیا تھا، نہ کہ مسیح کے اس آنے کی طرف جو اس کے لوگوں کی فداء اور شریروں کی ہلاکت کے لیے ہے۔ غلطی نبوتی مدتوں کے حساب میں نہ تھی بلکہ اس واقعہ کے تعین میں تھی جو 2300 دنوں کے اختتام پر ہونا تھا۔ اس خطا کے باعث ایمانداروں کو مایوسی کا سامنا کرنا پڑا، تاہم جو کچھ نبوت نے پیشگوئی کی تھی، اور جس کی انہیں کتاب مقدس کی رو سے توقع رکھنے کا جواز تھا، وہ سب پورا ہو چکا تھا۔ عین اسی وقت جب وہ اپنی امیدوں کے ناکام ہونے پر ماتم کر رہے تھے، وہ واقعہ رونما ہو چکا تھا جس کی خبر پیغام میں دی گئی تھی، اور جس کا پورا ہونا ضروری تھا اس سے پہلے کہ خداوند ظاہر ہو کر اپنے خادموں کو اجر دے۔

مسیح آچکا تھا، مگر زمین پر نہیں، جیسا کہ وہ توقع کرتے تھے، بلکہ، جیسا کہ نمونے میں پیشگی اشارہ کیا گیا تھا، آسمان میں خدا کے پیکل کے پاکوں کے پاک مقام میں۔ نبی دانی ایل نے اسے اس وقت قدیم الایام کے پاس آتے ہوئے پیش کیا ہے: 'میں نے رات کے رؤیا میں دیکھا، اور دیکھو، ابن آدم کی مانند ایک آسمان کے بادلوں کے ساتھ آیا، اور وہ آیا—زمین پر نہیں، بلکہ—قدیم الایام کے پاس، اور وہ اسے اس کے حضور نزدیک لے آئے۔' دانی ایل 7:13۔

اس آمد کی پیشین گوئی نبی ملاکی نے بھی کی ہے: 'وہ خداوند، جس کے تم طالب ہو، ناگہان اپنے پیکل میں آئے گا؛ یعنی عہد کا فرشتہ، جس میں تم مسرت رکھتے ہو۔ دیکھو، وہ آئے گا، رب الافواج فرماتا ہے۔' ملاکی 3:1۔ خداوند کا اپنے پیکل میں آنا اُس کی قوم کے لیے اچانک اور غیر متوقع تھا۔ وہ وہاں اُس کے منتظر نہ تھے۔ وہ توقع کر رہے تھے کہ وہ زمین پر آئے گا، 'جلتی ہوئی آگ کے ساتھ اُن پر انتقام لینے کے لیے جو خدا کو نہیں جانتے اور جو انجیل کے فرمان بردار نہیں۔' 2 تھسلونیکوں 1:8۔

لیکن لوگ ابھی اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہ تھے۔ اُن کے لیے تیاری کا ایک کام ابھی پورا ہونا باقی تھا۔ انہیں ایسی روشنی دی جانی تھی جو اُن کے ذہنوں کو آسمان میں خدا کے پیکل کی طرف متوجہ کرے؛ اور جب وہ ایمان کے ساتھ وہاں اپنے کاہن اعظم کی خدمت گزاری میں اُس کے پیچھے چلیں گے تو اُن پر نئی ذمہ داریاں آشکار ہوں گی۔ کلیسیا کو تنبیہ اور ہدایت کا ایک اور پیغام دیا جانا تھا۔

نبی فرماتا ہے: "اس کے آنے کے دن کو کون برداشت کرے گا؟ اور جب وہ ظاہر ہوگا تو کون قائم رہ سکے گا؟ کیونکہ وہ سنار کی آگ اور دھوپیوں کے صابن کی مانند ہے؛ اور وہ چاندی کو صاف کرنے اور پاک کرنے والے کی طرح بیٹھے گا؛ اور وہ لاوی کے بیٹوں کو پاک کرے گا اور انہیں سونے اور چاندی کی مانند کھرا کرے گا تاکہ وہ خداوند کو راستبازی میں نذرانہ پیش کریں۔" ملاکی 3:2، 3۔ جب آسمانی مقدس میں مسیح کی شفاعت ختم ہو جائے گی، تو زمین پر جو لوگ زندہ ہوں گے

انہیں ایک قدوس خدا کے حضور بغیر کسی شفیع کے کھڑا ہونا ہوگا۔ ان کے لباس بے داغ ہونے چاہئیں، ان کے کردار چھڑکاؤ کے خون سے گناہ سے پاک کیے جانے چاہئیں۔ خدا کے فضل اور اپنی مستعد کوشش کے ذریعے انہیں بدی کی لڑائی میں فاتح ہونا ہوگا۔ جب آسمان پر تفتیشی عدالت جاری ہے، جب توبہ کار ایمانداروں کے گناہ مقدس سے دور کیے جا رہے ہیں، تب زمین پر خدا کے لوگوں کے درمیان پاکیزگی، یعنی گناہ کو دور کرنے کا، ایک خاص کام ہونا ہے۔ یہ کام مکاشفہ 14 کے پیغامات میں زیادہ واضح طور پر پیش کیا گیا ہے۔

جب یہ کام پورا ہو جائے گا تو مسیح کے پیروکار اس کی آمد کے لیے تیار ہوں گے۔ 'پھر یہوداہ اور یروشلم کی قربانی خداوند کو پسند آئے گی، جیسے قدیم دنوں میں، اور جیسے پہلے سالوں میں۔' ملاکی 3:4۔ پھر وہ کلیسیا جیسے ہمارا خداوند اپنی آمد پر اپنے لیے قبول کرے گا، 'جلال والی کلیسیا ہوگی جس میں نہ داغ ہوگا، نہ شکن، نہ ایسی کوئی چیز'۔ افسیوں 5:27۔ تب وہ 'صبح کی مانند نمودار، چاند کی مانند حسین، سورج کی مانند روشن، اور جھنڈوں والے لشکر کی مانند ہیبت ناک' دکھائی دے گی۔ غزل الغزلات 6:10۔

خداوند کی اپنے بیکل میں آمد کے علاوہ، ملاکی اُن کی دوسری آمد، یعنی عدالت کے نفاذ کے لیے اُن کی آمد، کی بھی پیشین گوئی کرتا ہے، ان الفاظ میں: 'اور میں تمہارے پاس عدالت کرنے کو آؤں گا، اور جادوگروں، زانیوں، جھوٹی قسمیں کھانے والوں کے خلاف، اور اُن کے خلاف جو مزدور کو اس کی مزدوری میں ستاتے ہیں، بیوہ اور یتیم پر ظلم کرتے ہیں، اور پردیسی کو اس کے حق سے محروم رکھتے ہیں اور مجھ سے نہیں ڈرتے، جلد گواہ ٹھہرونگا، رب الافواج فرماتا ہے۔' ملاکی 3:5۔ یہوداہ اسی منظر کا حوالہ دیتے ہوئے کہتا ہے، 'دیکھو، خداوند اپنے مقدسوں کے دس ہزاروں کے ساتھ آتا ہے، تاکہ سب پر عدالت کرے، اور ان میں کے سب بے دینوں کو ان کی سب بے دینی کے کاموں پر ملزم ٹھہرائے۔' یہوداہ 14، 15۔ یہ آمد اور خداوند کی اپنے بیکل میں آمد الگ اور جداگانہ واقعات ہیں۔

مسیح کا ہمارے سردار کاہن کی حیثیت سے مقدس کی تطہیر کے لیے قدس الاقداس میں آنا، جیسا کہ دانی ایل 8:14 میں پیش کیا گیا ہے؛ ابن آدم کا قدیم الایام کے حضور آنا، جیسا کہ دانی ایل 7:13 میں پیش کیا گیا ہے؛ اور خداوند کا اپنی بیکل میں آنا، جس کی پیشین گوئی ملاکی نے کی، یہ سب ایک ہی واقعہ کے بیانات ہیں؛ اور اسی کی نمائندگی دولہا کے شادی کے لیے آنے سے بھی ہوتی ہے، جیسے مسیح نے متی 25 میں دس کنواریوں کی تمثیل میں بیان کیا۔ عظیم کشمکش، 424-426۔

آخری پیراگراف میں چار "آمدیں" کا ذکر ہے، اور وہ سب ایک ہی آمد ہیں جنہیں چار مختلف طریقوں سے علامتی طور پر پیش کیا گیا ہے۔ ان "آمدوں" میں سے ایک دس کنواریوں کی تمثیل ہے۔

مجھے اکثر دس کنواریوں کی تمثیل کی طرف توجہ دلائی جاتی ہے، جن میں سے پانچ دانشمند تھیں اور پانچ نادان۔ یہ تمثیل حرف بحرف پوری ہوئی ہے اور ہوگی، کیونکہ اس کا اس زمانے کے لیے خاص اطلاق ہے، اور تیسرے فرشتے کے پیغام کی مانند پوری ہو چکی ہے اور وقت کے اختتام تک موجودہ سچائی کے طور پر جاری رہے گی۔ ریویو اینڈ بیرالڈ، 19 اگست 1890۔

اگر چار "آمدیں" ایک ہی واقعہ کی تفصیل ہیں، تو وہ چار "آمدیں" جو ایڈونٹ ازم کے آغاز میں ملرائٹ تحریک میں پوری ہوئیں، ایڈونٹ ازم کے اختتام پر ایلیا کی تحریک میں دوبارہ "حرف بہ حرف" پوری ہوں گی۔

ولیم ملر اور ملرائٹس پہلے فرشتے کے پیغام کے نمائندے تھے، اور اسی عبارت میں جو ہم نے حال ہی میں Early Writings سے نقل کی تھی، پہلے فرشتے کے پیغام میں یوحنا بپتسمہ دینے والے کی عین وہی خصوصیات موجود تھیں۔ ہم نے وہ عبارت نقل کی تھی جس میں کہا گیا ہے کہ جنہوں نے یوحنا بپتسمہ دینے والے کے پیغام کو رد کیا وہ یسوع کی تعلیمات سے فائدہ نہیں اٹھا سکے۔ اگلے پیراگراف میں وہ کہتی ہیں، "جنہوں نے پہلے پیغام کو رد کیا وہ دوسرے سے فائدہ نہیں اٹھا سکے؛ نہ ہی وہ آدھی رات

کی پکار سے فائدہ اٹھا سکے، جو انہیں ایمان کے ذریعے یسوع کے ساتھ آسمانی مقدس کے قدس الاقداس میں داخل ہونے کے لیے تیار کرنے والی تھی۔" دونوں، ولیم ملر اور یوحنا بپتسمہ دینے والا، عدالت کے آلہ کار کی نمائندگی کرتے ہیں۔

اگر ان دونوں میں سے کوئی بھی ظاہر نہ ہوا ہوتا، تو ان کی اپنی اپنی نسلیں روشنی کو ٹھکرانے کی جواب دہ نہ ٹھہرتیں۔ خدانے ان دونوں پیغامبروں کو گناہ کی لاوڈیکائی چادر ہٹانے کے لیے استعمال کیا، اور اس طرح ایک ایسا پیغام متعارف کرایا جو، چلے قبول کیا جاتا یا رد، عدالت میں اس بات کی علامت کے طور پر کام آتا کہ ان کے درمیان ایک نبی رہا ہے؛ اس کے ذریعے سابقہ برگزیدہ قوم کی لاوڈیکائی برہنگی ظاہر کر دی گئی۔ 1840 سے 1844 تک کی تاریخ کی مثال اس واقعہ سے دی گئی کہ کوہ کرمل پر ایلپاہ کی قربانی پر آگ نازل ہوئی۔ سچے نبی کو جھوٹے نبیوں سے ممتاز کر دیا گیا تھا۔

ہم اس مقام پر ہیں جہاں ہمیں 22 اکتوبر 1844 کے بعد بھی جاری رہنے والے تطہیر کے عمل کا خاکہ پیش کرنا چاہیے۔ بہن واٹن نے بیان کیا کہ 22 اکتوبر 1844 کے بعد "لوگ ابھی تک اپنے خداوند سے ملنے کے لیے تیار نہیں تھے۔ ان کے لیے تیاری کا ایک کام ابھی باقی تھا جو پورا ہونا تھا۔ انہیں ایسی روشنی دی جانی تھی جو ان کے ذہنوں کو آسمان میں خدا کے ہیکل کی طرف متوجہ کرے؛ اور جب وہ ایمان کے ساتھ اپنے سردار کاہن کی وہاں کی خدمت میں پیروی کریں گے، تو نئی ذمہ داریاں ظاہر ہوں گی۔ کلیسیا کو تنبیہ اور ہدایت کا ایک اور پیغام دیا جانا تھا۔"

جب ایڈونٹ ازم نے احبار باب چھبیس کے "سات مرتبہ" کو—جیسے دانی ایل نے موسیٰ کی "قسم" کہا تھا—رد کر دیا، تو انہوں نے یہ صلاحیت کھو دی کہ وہ یہ پہچان سکیں کہ تطہیر کا عمل ان کے اُس ابتدائی کام سے آگے بھی جاری رہا جو عدالت کے آغاز سے متعلق حقائق کو سمجھنے پر مشتمل تھا۔

ہم اگلے مضمون میں جاری تطہیر کے عمل کو زیر بحث لائیں گے، اور حقیقی پروٹسٹنٹ ازم کے اُس سینگ کو، جو ملرائٹ ایڈونٹسٹ ازم کو 1840ء کی دہائی میں ملا تھا، جمہوریت پسندی کے سینگ کے ساتھ ہم آہنگ کرنا شروع کریں گے۔